محافظِ ختمِ نبوت علامہ احمد میاں حمادی رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت

محمد اعجاز مصطفیٰ

قطبِ وقت حضرت مولانا حماداللہ ہالیجویؒ کے پوتے اور خلیفہ مجاز، شہیدِ اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے اجازت یافتہ، عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت صوبہ سندھ کے امیر، ندوۃ العلوم ختمِ نبوت ٹنڈو آدم کے مہتمم، اوقاف کی جامع مسجد ختمِ نبوت ٹنڈو آدم کے سابق امام وخطیب حضرت علامہ احمد میاں حمادی رحمۃ اللہ علیہ کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۹۱ر سال ایک ماہ اور آٹھ دن اس دنیائے رنگ و بو میں رہنے کے بعد ۹ر شوال المکرم ۱۴۴۵ھ مطابق ۱۸ر اپریل ۲۰۲۴ء بروز جمعرات داعیِ اجل کو لبیک کہتے ہوئے سفرِ آخرت پر روانہ ہوگئے، إنا للہ وإنا إلیہ راجعون، إن للہ ما أخذ ولہٗ ما أعطٰی وکل شيئ عندہٗ بأجل مسمّٰی.

حضرت علامہ احمد میاں حمادیؒ یکم رمضان ۱۳۵۴ھ کو قطبِ وقت حضرت مولانا حماداللہ ہالیجوی قدس سرہٗ کے دوسرے صاحبزادے ابومحمد مولانا محمود حسینؒ کے ہاں ہالیجی شریف پنوں عاقل میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ میں حاصل کی، درجاتِ علیا کی تعلیم کے لیے دارالعلوم ٹھیڑی سندھ کی طرف رجوع کیا اور ۱۳۸۱ھ میں دورہ حدیث پڑھ کر سندِ فراغ وصول کی۔ اسی طرح علامہ شمس الحق افغانی قدس سرہٗ سے آپ کو اجازتِ حدیث حاصل تھی۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ کے ادارہ اکیڈمی علومِ اسلامیہ میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد سرٹیفکیٹ حاصل کیا اور محکمہ اوقاف میں بطور ڈسٹرکٹ خطیب ضلع سانگھڑ مقرر ہوئے۔

علامہ احمد میاں حمادیؒ سندھ کی معروف خانقاہ ہالیجی شریف کے بانی حضرت مولانا حماداللہ ہالیجویؒ کے پوتے اور خلیفہ مجاز بھی تھے اور اسی نسبت سے ''حمادی'' کہلائے، آپ کو شہیدِ اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نوراللہ مرقدہٗ نے بھی اپنے سلسلے میں خلافت واجازت دی، اس طرح آپؒ دو سلاسل میں مجاز تھے۔

۱۹۷۴ء کی تحریکِ ختمِ نبوت نے زور پکڑا تو اس حوالے سے تحفظِ ختمِ نبوت کی جانب مائل ہوئے اور پھر

ایسے عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ کے کام میں مگن ہوئے کہ اس کام کے سوا کوئی دوسری بات دل و دماغ میں اُترتی ہی نہیں، آپ کو عقیدۂ ختمِ نبوت کے کام سے اس قدر محبت تھی کہ ''سرکاری'' خطیب یا ''سرکاری'' ملازم ہونے کے باوجود ختمِ نبوت کے مسئلے پر کبھی حکومت کا ساتھ دیا اور نہ ہی اس پر کبھی سمجھوتا کیا۔

علامہ احمد میاں حمادیؒ سر پر عمامہ رکھتے تھے، اور کبھی کوئی نماز بغیر عمامہ کے نہیں پڑھی۔ ہمیشہ اُس عمامہ پر ایک ''بیج'' لگا کر رکھتے، جس پر یہ تحریر نمایاں ہوتی: ''تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد'' اور ''ختمِ نبوت پر جان بھی قربان''۔

حضور اکرم ﷺ کی نعتیں سننے کے بے حد شوقین تھے، جب تک رات کو کوئی نہ کوئی نعت نہ سن لیتے، آپ کو نیند نہ آتی۔ اور نعت بھی ایسی کہ جس میں ختمِ نبوت کے کاز پر اشعار ہوں، اس لیے حضور اکرم ﷺ کے دشمنوں قادیانیوں سے آپ کو حد درجہ عداوت تھی۔

مسجد کے محراب میں اپنے پاس قادیانیوں کے بارہ میں لٹریچر ہوتا، ہر آنے جانے والے کو پہلے مسئلہ ختمِ نبوت پوری طرح سمجھاتے اور پھر لٹریچر اس کو دیتے، ہزاروں کی تعداد میں قادیانیوں کے خلاف شہیدِ اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے تحریر کردہ رسائل، سپریم کورٹ اور چاروں ہائیکورٹس کے وہ تاریخ ساز فیصلے جنہوں نے قادیانیت کی کمر توڑ دی، انہیں شائع کرواکر مفت تقسیم فرماتے رہے۔ قادیانیوں سمیت دیگر گستاخانِ رسول پر بے شمار مقدمات درج کروائے، جن میں قادیانی سربراہ مرزا طاہر، صوبائی صدر خلیل احمد قادیانی اور ایک پوسٹ ہیڈ افسر جس نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا، ان پر مقدمات کے دوران ''انجمن سرفروشانِ اسلام'' کا بانی ریاض احمد گوہر شاہی ملعون کوٹری میں رونما ہوا، جس نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا، اس پر بھی حضرت علامہ احمد میاں حمادیؒ نے توہینِ رسالت و دیگر دفعات کے تحت مقدمات درج کروائے اور یہ مقدمہ گوہر شاہی کے خلاف انسدادِ دہشت گردی کی خصوصی عدالت میں میر پور خاص میں چلا، عدالت نے اس خبیث گوہر شاہی کو ۹۹ سال عمر قید کی سزا سنائی۔ اسی طرح ایک شیطان نے خوشاب میں توہینِ رسالت کی، حضرتؒ نے انتظامیہ پر دباؤ ڈال کر ٹنڈو آدم کی پولیس بھیج کر اس کو گرفتار کرواکر ٹنڈو آدم عدالت میں پیش کرایا، اسی مقدمے کا حوالہ دیتے ہوئے عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کے مرکزی ڈپٹی جنرل سیکریٹری مولانا حافظ محمد اکرم طوفانیؒ نے بھرے مجمع میں فرمایا: ''ٹنڈو آدم والو! خوش نصیب ہو کہ تمہیں حمادیؔ جیسا شیر ملا ہوا ہے، خدا کی قسم! جب ٹنڈو آدم کی پولیس میرے دفتر ختمِ نبوت سرگودھا پہنچی کہ یہ قادیانی گرفتار کرنا ہے تو میں نے خود سے کہا کہ: اے طوفانی! تو خود کو ''طوفانی'' کہلواتا ہے، تُو تو حمادی کے آگے ''طوفانڑی'' بھی نہیں کہ تیرے پڑوس خوشاب میں توہینِ رسالت ہوئی، تجھے پتا نہ چلا اور حمادیؔ کو پتا چل گیا۔

حضرتؒ کی دلیری کا ایک واقعہ ہے، ۸۰ء کی دَہائی میں اس وقت ڈی ایس پی ٹنڈوآدم نہیں، بلکہ شہداد پور بیٹھتا تھا، کسی قادیانی پر مقدمہ درج نہیں کررہا تھا، حضرتؒ نے جاکر اس کے آفس کے آگے تن تنہا بھوک ہڑتال ایسی کی کہ تین دن تک پانی کا گھونٹ نہ پیا۔ اس بھوک ہڑتال کو ختم کرانے کے لیے اس وقت کے عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت کے امیر حضرت خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد نوراللہ مرقدہم کے خاص حکم پر مجلس کے مرکزی ناظمِ اعلیٰ مفکرِ ختمِ نبوت حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ملتان سے تشریف لائے، انتظامیہ سے مذاکرات ہوئے، مقدمہ درج ہوا، پھر حضرت حمادیؒ نے بھوک ہڑتال ختم کی۔

جب سے عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت سے تعلق قائم کیا تو ٹنڈوآدم میں دوروزہ سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا آغاز فرمایا، جو بعد میں ایک روزہ اس لیے ہوئی کہ اب شہر شہر میں کانفرنسیں ہورہی ہیں، بحمداللہ! گزشتہ سال ۲۰۲۳ء میں ۱۸رنومبر کو ۴۲ویں سالانہ ختمِ نبوت کانفرنس ٹنڈوآدم میں ہوئی۔ جب تک بیٹھنے کی سکت تھی، آپ ان کانفرنسوں میں خود شریک ہوتے۔

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت کے دونوں ترجمان ہفت روزہ ''ختمِ نبوت'' کراچی اور ماہنامہ ''لولاک'' ملتان اسی جامع مسجد میں باقاعدہ منگوا کر رکھواتے، تاکہ عوام پڑھیں۔ حضرت علامہ احمد میاں حمادیؒ کی خدماتِ ختمِ نبوت اور تعاقبِ قادیانیت پر لکھا جائے تو کئی جلدیں درکار ہوں گی۔ آپ کے بیٹے کے بقول: الحمدللہ! حضرت حمادی صاحب کی محنت وقربانی کی بدولت آج پورے ٹنڈوآدم شہر میں ایک بھی قادیانی موجود نہیں اور نہ ہی قادیانی مصنوعات کا کوئی وجود ہے، اس کی وجہ فقط یہی ہے کہ علامہ حمادیؒ نے ختمِ نبوت کے مشن پر مضبوطی کے ساتھ کام کیا۔

آپ کی دو اہلیہ تھیں، دونوں آپ کی زندگی میں فوت ہوگئی تھیں، تمام اولاد ایک زوجہ سے تھی، آپ نے پسماندگان میں چار بیٹے اور چھ بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں، جو تمام ماشاء اللہ! شادی شدہ ہیں۔ جامع مسجد ختمِ نبوت میں بعد نمازِ عصر آپ کی نمازِ جنازہ ادا کی گئی، جس میں شہر کے معززین، دینی رفقاء، علماء وطلبہ کے علاوہ کثیر تعداد میں عوام شریک ہوئے اور مقامی قبرستان میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

اللہ تعالیٰ حضرتؒ کی تمام حسنات کو قبول فرمائے، آپ کو جنت الفردوس کا مکین بنائے، اور آپ کے پسماندگان اور جماعتی رفقاء کو صبرِ جمیل سے نوازے، آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ أجمعین.

قارئینِ بینات سے حضرتؒ کے لیے ایصالِ ثواب کی درخواست ہے۔

..... ❀ ..... ❀ ..... ❀ .....